’روشن خیال اعتدال پسندی‘

نئی نسل کو کہاں لے جا رہی ہے!

پروفیسر ملک محمد حسین ٥

’روشن خیال اعتدال پسندی‘ موجودہ حکومت کی قدرِ اساسی ہے۔ اس حکومت کی سماجی‘ معاشی اور تعلیمی پالیسیاں حتیٰ کہ خارجہ پالیسی بھی اسی قدرِ اساسی سے رہنمائی حاصل کرتی ہے۔ روشن خیال اعتدال پسندی کا نتیجہ ہے کہ دوسرے ملکوں سے مسلمان طلبہ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے پاکستان کے دینی مدارس میں داخلہ نہیں لے سکتے کیونکہ حکومتِ پاکستان نے اس کے لیے تعلیمی ویزے کی سہولت ختم کر دی ہے‘ جب کہ دشمن ملک بھارت سے نچّیے‘ گویّے اور پاکستان کے خلاف خبثِ باطن رکھنے والے قلم کار‘ فلم سٹار اور نام نہاد دانش ور کھلے عام آسکتے ہیں۔

یہ روشن خیال اعتدال پسندی ہی کا شاخسانہ ہے کہ تعلیم کا میدان فری فار آل (free for all) کر دیا گیا ہے۔ پاکستان یونی ورسٹیوں‘ غیر ملکی اسکول سسٹمز اور اندرون ملک تعلیمی تاجروں کی کھلی چراگاہ بن گیا ہے۔ اسلام اور نظریۂ پاکستان کے بعض اساسی تصورات کی نفی کرنے والے نصابات اور درسی کتب بلا روک ٹوک ہماری نئی نسل کے اذہان کو منتشر‘ بے راہ رو اور مسموم کر رہی ہیں اور ۱۹۷۶ء کا ایجوکیشن ایکٹ روشن خیال اعتدال پسندی کی زنجیروں میں جکڑا بے بسی کا عبرت ناک نشان بنا ہوا ہے جس کی داد رسی کے لیے سپریم کورٹ آف پاکستان کا عدل پسند چیف جسٹس بھی شاید ہی حرکت میں آئے۔ بھارت جیسا سیکولر ملک بھی درسی کتب اور تدریسی مواد کو

---

٥ مدیر‘ ماہنامہ افکار معلم‘ لاہور

قومی تہذیب و تمدن اور تعلیم و تعلم کے قانونی تقاضوں سے ہم آہنگ رکھنے کے لیے ٹیکسٹ بکس ریگولیٹری اتھارٹی قائم کر رہا ہے لیکن ہم نے روشن خیال اعتدال پسندی کے نام پر اپنے قومی نصابِ تعلیم کی تدوین اور درسی کتب کی تیاری' جرمنی کے بین الاقوامی امدادی ادارے جی ٹی زیڈ (GTZ) کے سایۂ عاطفت میں دے دی ہے۔

اساتذہ کو روشن خیال اعتدال پسندی کے زیور سے آراستہ کرنے کے لیے انھیں گروہ در گروہ امریکا روانہ کیا جا رہا ہے تاکہ اساتذہ کی ایک مؤثر تعداد روشن خیال اعتدال پسندی کی مشعل ہاتھ میں پکڑے واپس آئے' اور پورے تعلیمی نظام کو روشن خیال اعتدال پسندی کی روشنی سے مالا مال کر دے۔ شعبہ نصابیات اور تربیتِ اساتذہ کے بڑے بڑے اداروں کو روشن خیال اعتدال پسندی کے فریم ورک کے مطابق اہلیت کے فروغ (capacity building) کے لیے کینیڈین انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایجنسی (CIDA) کے تصرف میں دے دیا گیا ہے' نیز اندرونِ ملک اعلیٰ سطح کے تربیت اساتذہ کے ادارے تباہ کر کے تربیتِ اساتذہ کی ذمہ داری روشن خیال اعتدال پسند این جی اوز کو سونپ دی گئی ہے جن کے پاس تجربہ کار ٹیچر ٹریننرز تو کجا مناسب تعلیم یافتہ اساتذہ بھی نہیں ہیں۔

دو تین ماہ پہلے ڈائریکٹوریٹ آف اسٹاف ڈویلپمنٹ پنجاب لاہور کے مین ہال میں ایک دل چسپ صورتِ حال پیدا ہوئی۔ سینیر اساتذہ اور تعلیمی منتظمین کا ایک دورانِ ملازمت تربیتی کورس زیرِعمل تھا۔ کورس کے شرکا میں بی ایڈ' ایم ایڈ حتیٰ کہ بعض ایم فل ایجوکیشن کی ڈگریوں کے حامل سینیر خواتین و حضرات شامل تھے۔ لاہور کی دو مقامی این جی اوز کا ایک کنسورشیم کورس کنڈکٹ کرا رہا تھا۔ خاتون کورس کنوینر نے جب محسوس کیا کہ شرکا کورس اُن کی ٹریننگ سے متاثر نہیں ہو رہے تو اُس نے رعب جمانے کی خاطر بڑے فخر سے شرکا کو بتایا کہ دیکھیں میں نے بی اے کے ساتھ بی ایڈ بھی کیا ہوا ہے اور ہم آپ کو بہت بلند سطح کی ٹریننگ دے رہے ہیں۔ اس پر شرکا کورس ہنسی سے پھٹ پڑے اور بڑی دیر تک ماحول سخت غیر سنجیدہ رہا۔ یہ ہے روشن خیال اعتدال پسندی کا وہ روپ جو سرخی پاؤڈر اور غازے کے ہتھیاروں سے مسلح ترقی پسند خواتین کے ذریعے سے عام کیا جا رہا ہے۔

ابتدائی تربیت اساتذہ کے علاوہ روشن خیال اعتدال پسندی کی ترویج مزید دو سطحوں پر بھی

کی جارہی ہے۔ ایک سطح بچپن کی تعلیم ہے اور دوسری سطح ہائر ایجوکیشن کے ادارے ہیں۔ ابتدائی تعلیم کے لیے ارلی چائلڈ ہڈ ایجوکیشن (Early Childhood Education) یا ECE کے نام سے منصوبوں کو زیرعمل لایا جارہا ہے۔ اس سطح پر اور اداروں کے علاوہ سب سے زیادہ متحرک اور پُرجوش ادارہ امریکا کا چلڈرن ریسورس انٹرنیشنل (CRI) ہے۔ اس ادارے نے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے اسکولوں سے آغاز کیا اور اب صوبوں تک رسائی حاصل کر رہا ہے۔ ہائر ایجوکیشن تو سراسر روشن خیال اعتدال پسندی کی شمع فروزاں کیے ہوئے ہے۔ کیا سرکاری یونی ورسٹیاں اور کیا غیرسرکاری یونی ورسٹیاں اور انسٹی ٹیوٹس' کیا نظریاتی حضرات کے زیراہتمام چلنے والے اور کیا سیکولر لوگوں کے سایۂ عاطفت میں فروغ پانے والے ادارے' سبھی مغربی تعلیم' مغربی تہذیب اور مغربی تصورِ علم و تحقیق کو فروغ دے رہے ہیں۔ روشن خیال اعتدال پسندی کے یہ مراکز مغربی علمیات (Western Epistemology) کی اساس پر مغربی معاشیات' مغربی سماجیات' مغربی نفسیات اور مغربی انسانیات کی تعلیم کے ذریعے طوعاً کرہاً روشن خیال اعتدال پسندی کے ایجنڈے کی ہی تکمیل کر رہے ہیں۔ حکومت نے ہائر ایجوکیشن کمیشن اور اعلیٰ تعلیم کی پالیسیوں کے ذریعے آزادانہ فکروتحقیق کے سوتے خشک کر کے روشن خیال اعتدال پسندی کی آب یاری کو یقینی بنا رکھا ہے۔ یونی ورسٹیاں عام طور پر جرنیلوں یا اباحیت پسند سیکولر ذہن کے سخت گیر وائس چانسلروں کے تصرف میں دے دی گئی ہیں جہاں اسلامی ذہن کے پنپنے اور آگے بڑھنے کے راستے مسدود ہیں۔

نظامِ تدریس و تعلّم کو کنٹرول کرنے کا سب سے مؤثر ہتھیار امتحان ہے۔ امتحانی سوالوں کی نوعیت' پرچوں کی ترتیب' مضامین کے کسی سرٹیفیکیٹ یا ڈگری کے حصول میں باہمی اہمیت' طلبہ کے جوابی پرچوں کی مارکنگ اسکیم اور امتحانی پرچوں میں سوالوں کے لیے مختلف مضامین کے درسی مواد کا انتخاب' وہ عناصر ہیں جو امتحانات کو پورے نظامِ تعلیم پر حاوی کر دیتے ہیں۔ روشن خیال اعتدال پسندی کے ذہین مؤیدین نے اس امر کو سمجھا ہے۔ آغا خان یونی ورسٹی امتحانی بورڈ اسی سوچ کا نتیجہ ہے۔ نظامِ تعلیم میں روشن خیال اعتدال پسندی کے مؤثر نفوذ اور نفاذ کے لیے شاید ہی اس سے بہتر تدبیر ممکن ہو۔ بے نظیر حکومت کے دوسرے دور سے اس کی کوشش ہو رہی تھی۔ نواز شریف کے دوسرے دورِ حکومت میں اس سلسلے میں پالیسی فیصلہ کرایا گیا اور جنرل پرویز مشرف کی روشن خیال

اعتدال پسند حکومت نے اسے نفاذ تک پہنچایا۔ آغا خان یونی ورسٹی امتحانی بورڈ اگر چلتا ہے (اور بظاہر ایسا نظر آتا ہے کہ چلے گا اور خوب چلے گا) تو کم از کم میٹرک اور انٹر کی سطح پر لبرل اور سیکولر عناصر کی روشن خیال اعتدال پسندی بتدریج جڑ پکڑتی جائے گی اور نظریاتی تعلیمی ادارے بھی طوعاً کرہاً یہ راستہ اپنائیں گے جس طرح کہ اس وقت وہ او لیول اور اے لیول کے برطانوی امتحانات کا بہت تیزی سے شکار ہو رہے ہیں۔ یہ امر قابلِ غور ہے کہ آغا خان امتحانی بورڈ کو تو شاید ہم کچھ وقت تک اور کسی حد تک دباؤ میں رکھ سکیں لیکن کیمبرج یونی ورسٹی اور ایڈیکسل کے برطانوی امتحانات تو بالکل ہمارے کنٹرول میں نہیں اور نہ اُن کے نصاب اور کتاب پر ہمارا کوئی زور ہی چلتا ہے۔

پرویز مشرف کی نیم سیاسی لیکن فوجی حکومت نے روشن خیال اعتدال پسندی کے فروغ کے لیے سہ طرفہ حکمتِ عملی (three prong strategy) اپنائی ہے۔ تعلیم ایک شعبہ ہے' قانونی تبدیلیاں دوسرا شعبہ ہے اور میڈیا کی مادر پدر آزادی تیسرا شعبہ ہے۔ زیرِنظر مضمون میں تعلیم کے ذریعے روشن خیال اعتدال پسندی کا فروغ ہمارا موضوع ہے۔ اس شعبے میں اب ایک نیا شاخسانہ اقبال انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ برائے تحقیق، تعلیم اور مکالمہ کا قیام ہے۔

اس ادارے کے بارے میں ابتدائی غوروفکر ۲۰۰۳ء میں اسلام آباد میں کیا گیا۔ ۲۰۰۴ء میں اس سلسلے میں پیش رفت ہوئی اور حکومت کے زیراہتمام ۱۹ تا ۲۱ نومبر ۲۰۰۴ء' مسلم اسکالرز کی ایک بین الاقوامی مشاورت منعقد ہوئی جس کے متعلق دعویٰ کیا گیا کہ پچھلے ۲۰۰ سال میں پہلی مرتبہ ۱۴ ملکوں سے ۴۵ اسکالرز اس مشاورت میں اکٹھے ہوئے۔ اس مشاورت میں روشن خیال اعتدال پسندی کو فروغ دینے والا ایک ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور روشن خیال اعتدال پسندی کا یہ کام امریکا میں ۳۴ سال سے درس و تدریس میں مشغول ڈاکٹر رفعت حسن کے ذمے لگایا گیا۔ آخرکار اس ادارے کا قیام غالباً ستمبر ۲۰۰۵ء میں عمل میں آیا۔ اس ادارے کا صدر دفتر لاہور کینٹ میں ہے اور اسے جنرل پرویز مشرف نے ۵۰ کروڑ روپے کی خطیر رقم ابتدائی اخراجات کے لیے مہیا کی ہے۔ ادارے کی سربراہ نے دعویٰ کیا ہے کہ انھیں کوئی بیرونی پشت پناہی حاصل نہیں ہے اور ساری کی ساری مالی پشت پناہی حکومتِ پاکستان کی طرف سے ہے۔ ادارے کے ایک تعارفی کتابچے میں اس ادارے کا بنیادی مقصد ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

مغل بادشاہ اکبر اعظم نے لاہور کو صوبائی سطح سے بلند کر کے آگرہ اور دہلی کی طرح دارالحکومت کا مقام دیا۔ لاہور تخت شاہی کی ایک متبادل سیٹ تھی۔ اکبر دوسرے تمام مذاہب کی طرف روادارانہ رویہ رکھتا تھا۔ اس نے یہاں لاہور میں دوسرے مذاہب کے علما و فضلا کے ساتھ بحث و مباحثہ کی مجلسیں منعقد کیں۔ ان مباحثوں سے جس میں مسلمان' ہندو' سکھ' عیسائی اور ملحد بے دین' سب شریک ہوتے تھے' روادارانہ مکالمے کی فضا نے نشوونما پائی۔ آج یہ انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ بھی اسی مقصد کے لیے کوشاں ہے تاکہ اعلیٰ سطح کے بہترین اہل علم کے درمیان آج کی دنیا میں روشن خیال مسلم معاشرے کے لیے ان کے وژن پر بحث و مباحثے کی گنجایش پیدا ہو۔

ادارے کے تعارفی کتابچے سے لیا گیا یہ اقتباس' مذکورہ ادارے کے کارپردازان کا ذہن پوری طرح واضح کر دیتا ہے۔ گویا مغل بادشاہ اکبر کی روشن خیال اعتدال پسندی (جس کا مظہر اس کا 'دین الٰہی' تھا) ان خواتین و حضرات کا راہنما نظریہ ہے۔ اقبال انسٹی ٹیوٹ کے کارپردازوں نے حکومت کی سرپرستی میں بند دروازوں کے پیچھے یکم تا ۳ جولائی ۲۰۰۶ء لاہور کے ایک فائیوسٹار ہوٹل میں بڑی رازداری سے ایک کانفرنس منعقد کی جسے ایک روشن خیال مسلم معاشرے کی تشکیلِ نو میں پیغام اقبال کی معنویت پر جنوبی ایشیا کے اسکالرز کی لاہور مشاورت کا نام دیا گیا۔ اس نام نہاد مشاورتی اجلاس میں کسی صحافی کو اندر آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ مقصد شاید یہ تھا کہ یہ نام نہاد اسکالرز اقبال کے مقدس نام پر روشن خیال اعتدال پسندی کے ضمن میں جو ہرزہ سرائی کریں اور نسلِ نو کے اذہان کو روشن خیال اعتدال پسندی کے سازشی تصورات کے تحت مسموم کرنے کے جو منصوبے بھی بنائیں وہ اقبال کے پرستاروں اور وطن عزیز کے مخلص دانش وروں تک پہنچنے نہ پائیں۔ وہ تو بھلا ہو روزنامہ نواے وقت کا جس نے ۸ جولائی کے تعلیمی ایڈیشن میں اس سازش کو طشت از بام کر دیا۔

کانفرنس کے شرکا میں پاکستان کے علاوہ بھارت' بنگلہ دیش' کینیڈا' امریکا اور مصر سے خواتین و حضرات شامل تھے۔ جو خواتین و حضرات بھی اس مشاورت میں شریک تھے وہ سب کے سب کلامِ اقبال اور پیغامِ اقبال کے حوالے سے مجہول لوگ ہیں۔ پاکستان' بھارت اور بنگلہ دیش سے اقبالیات کے نام ور محققین اور اقبال شناس خواتین و حضرات سے کوئی ایک شخص بھی

ساؤتھ ایشین مسلم اسکالرز کے اس مشاورتی اجلاس میں شرکت کے قابل نہیں سمجھا گیا حتیٰ کہ فرزندِ اقبال، ڈاکٹر جاوید اقبال کو بھی (ماشاء اللہ وہ بھی روشن خیال اعتدال پسندی کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہیں) اس قابل نہیں سمجھا گیا کہ وہ مذکورہ مشاورت میں جلوہ افروز ہوں۔ گویا مذکورہ مشاورتی اجلاس کی روشن خیال اعتدال پسندی کے حوالے سے سطح کچھ زیادہ ہی بلند تھی۔ علامہ اقبال کی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کے لیے وفاقی حکومت کی طرف سے ۵۰ کروڑ روپے کی خطیر رقم فراہم کرنے کا معاملہ قومی اسمبلی اور سینیٹ کے محبّ وطن اراکین کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ شاید صدرِ مملکت نے اپنے صواب دیدی فنڈ سے روشن خیال اعتدال پسندی کے اپنے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے یہ رقم مہیا کی ہے کیونکہ اس رقم کا ذکر پچھلے بجٹ میں ہے اور نہ حالیہ بجٹ میں۔

اقبال انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ کا ہدف نئی نسل، تعلیم اور اساتذہ ہیں۔ گویا گراس روٹ لیول سے روشن خیال اعتدال پسندی کا شر پھیلانے کا پروگرام بنایا گیا ہے اور اس مقصد کے لیے علامہ اقبال کے نام پر ابہام اور انتشار پیدا کرنے کی ٹھانی گئی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ ایک امریکن ڈاکٹر فریڈ میڈنک نے جو ٹیچرز ود آؤٹ بارڈرز (Teachers Without Borders) نامی کسی تنظیم کے بانی ہیں، بتایا کہ انھوں نے اساتذہ کے لیے اسلام کو عام فہم بنانے کے لیے اور اساتذہ کی تربیت کے لیے کہ وہ اسلام کو تدریس کے ساتھ مربوط کرسکیں، ایک ہینڈ بک تیار کی ہے جس کا عنوان ہے: Modern Teaching and Islamic Tradition۔ راقم الحروف نے اس نام نہاد ہینڈ بک کا کچھ حصہ مذکورہ انسٹی ٹیوٹ کے تعارفی کتابچے میں دیکھا ہے۔ وہ واقعی سیکولر لبرل عناصر کی روشن خیال اعتدال پسندی کا شاہکار ہے۔ اسلام سے نابلد ایک جاہل امریکی سے اور توقع بھی کیا کی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر فریڈ میڈنک نے جو مستقلاً اقبال انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ کے صدر دفتر میں متعین ہے، اس سال اپنی اس ہینڈ بک کے ذریعے ۱۵۰ اساتذہ کی تربیت کا ہدف مقرر کیا ہے۔

اقبال انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ نے اس سال ۴۰ سے ۵۰ لاکھ طلبہ تک رسائی حاصل کرنے کا پروگرام بھی بنایا ہے تاکہ انھیں روشن خیال اعتدال پسندی کے اسباق دیے جائیں۔ طلبہ تک رسائی کی ابتدا ہمارے روشن خیال اعتدال پسند گورنر پنجاب عزت مآب خالد مقبول کے ہاتھوں ہوئی کہ موصوف نے مشاورتی اجلاس کے آخری دن مندوبین کو گورنر ہاؤس میں کھانا دیا جس کے دوران

پنجاب کی مختلف یونی ورسٹیوں سے ۴۰ منتخب طلبہ و طالبات کو ساؤتھ ایشیا کے ان نام نہاد مسلم اسکالرز سے ملاقات کا شرف بخشا گیا۔

ساؤتھ ایشیا مسلم اسکالرز کی اس لاہور مشاورت کی خفیہ کارروائی سے جو کچھ میڈیا میں سامنے آیا اس کے مطابق پاکستان میں اسلامیات کے نصاب کو ہدفِ تنقید بنایا گیا۔ دینی مدارس کی تعلیم اور نصاب کو بدلنے کی سفارش کی گئی۔ اے لیول اور او لیول پاس کرنے والے طلبہ و طالبات میں مطلوبہ سطح کی روشن خیال اعتدال پسندی کے فقدان کا رونا رویا گیا۔ ابتدا ہی سے روشن خیال اعتدال پسندی کے فروغ کے لیے پہلی جماعت سے انگریزی کی تدریس لازمی مضمون کے طور پر جاری کرنے کی سفارش کی گئی۔ علامہ اقبالؒ، نذرالاسلام اور رابندر ناتھ ٹیگور کی تعلیمات پر مبنی ریسرچ پراجیکٹس شروع کرنے اور ان کی تعلیمات نئی نسل تک پہنچانے کے لیے منصوبہ بنایا گیا۔ یاد رہے کہ نذرالاسلام اور ٹیگور دونوں بنگالی شاعر اور ادیب ہیں۔ نذرالاسلام مرتے دم تک کلکتہ میں رہا اور زندگی بھر سابق مشرقی پاکستان یا بنگلہ دیش نہیں گیا۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ علامہ اقبالؒ، نذرالاسلام اور ٹیگور میں کیا قدرِ مشترک ہے کہ ان پر ریسرچ کر کے اور ان کی تعلیمات سے روشن خیال اعتدال پسندی برآمد کر کے نئی نسل تک پہنچانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ اس سے ساؤتھ ایشیا میں اعتماد سازی اور افہام و تفہیم کو فروغ ملے گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گلوبلائزیشن کے تحت عالمی سطح پر جو چار وسیع البنیاد مقاصدِ تعلیم وضع کیے گئے ہیں، اُن میں سے ایک، یعنی مل جل کر رہنا سیکھنے (Learning to live together) کی تکمیل کا ایجنڈا پیش نظر ہے۔

اس کے تحت ضروری قرار دیا گیا ہے کہ پوری دنیا کے بچوں اور جوانوں کے ہیرو مشترک ہوں تاکہ وہ ہیرو جو قوموں میں باہمی نفرت اور افتراق کا باعث بنتے ہیں، انھیں تعلیمی نصابات سے خارج کر دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکا، بھارت اور دیگر مغربی ممالک کے ساتھ ساتھ ہمارے ہم وطن ترقی پسند، روشن خیال اور لبرل سیکولر عناصر بھی ہمارے اُردو، معاشرتی علوم اور مطالعۂ پاکستان کے نصابات پر معترض ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ محمد بن قاسم، محمود غزنوی اور شہاب الدین محمد غوری تو ہندستان پر حملہ آور ہوئے۔ وہ جارح اور لٹیرے تھے۔ اگر ہم انھیں اپنے نصاب میں اپنے ہیرو بنا کر نئی نسل کو پڑھائیں گے تو ہم ہندوؤں کے ساتھ مل کر کیسے رہ سکتے ہیں۔ یہ لوگ قدیم ہندو

راجاؤں کے ساتھ مغل بادشاہ اکبر جیسے نام نہاد ہیرو کو نصاب کا حصہ بنانا چاہتے ہیں۔ ہمارے ملک کے بعض بھارت پرست ادیب و شاعر اور نام نہاد ترقی پسند دانش ور تو گاندھی کو بھی بھارت کے ساتھ ہمارے مشترکہ ہیرو کے طور پر آگے بڑھا رہے ہیں اور اسی آئیڈیالوجی کے تحت اقبال انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ والے علامہ اقبال، نذرالاسلام اور رابندر ناتھ ٹیگور کو باہم خلط ملط کر کے ہماری نئی نسل کے اذہان میں ہیرو کے طور پر ٹھونسنا چاہتے ہیں۔

اقبال انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ کے تحت منعقد ہونے والے لاہور مشاورت برائے ساؤتھ ایشین مسلم اسکالرز کی سہ روزہ میٹنگ کے بعد آواری ہوٹل میں ۴ تا ۵ جولائی ٹیچرز ٹریننگ گروپ کا اجلاس بھی ہوا جس میں یونی ورسٹی آف ایجوکیشن کے نمایندے کے علاوہ ادارہ تعلیم و تحقیق پنجاب یونی ورسٹی کے ڈائرکٹر اور بعض دیگر خواتین و حضرات کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس دو روزہ اجلاس میں ٹیچرز ٹریننگ اور طلبہ میں نفوذ کی راہیں سوچی گئیں اور آیندہ کے پروگرام بنائے گئے۔

محب وطن حلقوں کے لیے سوچنے کا مقام ہے کہ کس طرح ہمارے ہی مشاہیر کا نام استعمال کر کے روشن خیال اعتدال پسندی کا جال پھیلایا جا رہا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ حکومت عوام کے ٹیکسوں سے جمع شدہ رقم اپنی ریاستی قوت کے زور سے ایسے مقاصد کے لیے استعمال کر رہی ہے جو تحریکِ پاکستان کے مقاصد، نظریۂ پاکستان کے تقاضوں اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین سے پوری طرح متصادم ہیں۔ اگر کچھ حلقے خیال کرتے ہیں کہ اس طرح کی اوچھی حرکتوں سے کچھ نہیں ہوگا، اور شترمرغ کی طرح منہ ریت میں دے کر سمجھتے ہیں کہ عافیت میں ہیں، تو یہ اُن کی خام خیالی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اندھی ریاستی قوت، میڈیا کا ظالمانہ اور جانب دارانہ استعمال اور مسلسل پروپیگنڈا عقائد و نظریات کو کمزور کرنے اور آخرکار مکمل طور پر استیصال کا سبب بن سکتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلم اُمہ عموماً اور ملّتِ پاکستان خصوصاً پوری قوت اور ذہنی بیداری کے ساتھ اُٹھ کھڑی ہو اور 'روشن خیال اعتدال پسندی' کے نام پر ہونے والی سازشوں کا ہر محاذ پر مقابلہ کرے۔ اس جدوجہد میں سب سے اہم محاذ تعلیم کا ہے، لہٰذا اساتذہ کرام کو ہراول دستے کا کردار انجام دینا ہوگا۔

سمع و بصر کے رمضان کیسٹ

- رمضان المبارک کا پیغام ــــــ خرم مراد
- روزہ اور رمضان ــــــ سید سفیر حسن
- تزکیہ نفس، رمضان اور قرآن ــــــ مولانا گوہر رحمٰن
- رمضان المبارک کا اصل مقصد ــ مولانا اسلم صدیقی
- استقبال رمضان ــــــ سید منور حسن

☆ فیچر پروگرام ماہ رمضان مبارک ہو!
☆ ترانے...... نغماتِ رمضان
☆ ترانے...... بہارِ صیام

سمع و بصر، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور-54790 فون: 5411546

النــور جیولــرز

زیورات کی دُنیا میں انقلابی فوائد کے ساتھ

- ہمارے ہاں زیورات بغیر ٹانکہ کے جدید طریقے سے تیار کیے جاتے ہیں۔
- ہمارے تیار کردہ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی لہٰذا ہمارے زیورات آپ کا محفوظ سرمایہ ہیں جنھیں آپ کسی بھی وقت کیش کرا سکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ لوگوں نے ہمیں اپنے بھرپور اعتماد سے نوازا ہے

ہمارا معیار ہی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے

امید ہے کہ نہ صرف آپ ہمیں خدمت کا موقع دیں گے بلکہ اپنے عزیز و اقارب کو بھی ان فوائد سے آگاہ کریں گے

دکان نمبر F/461، نزد لاجواب فروٹ چاٹ
صرافہ بازار (بھابڑا بازار) راولپنڈی
فون: 051-5539378
محمد فیض اللہ - موبائل: 0304-5253718
ندیم اللہ - " : 0300-5307571

نیو برانچ:
سوق ادریس علی پلازہ، مری روڈ، راولپنڈی
فون: 051-5552209
محمد اکرام اللہ - موبائل: 0300-5806700
ضیاء اللہ - " : 0300-5802209

مرچ مسالے دار مرغّن غذا

نظامِ ہضم کی خرابی کا باعث بن سکتی ہے

نئی کارمینا لیجیے، یہ آپ کو بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن
اور تیزابیت سے محفوظ رکھے گی۔

نئی کارمینا

ہاضم ٹکیاں، ہر گھر کی اہم ضرورت

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔
آپ ہمدرد دوست ہیں۔ اعتماد کے ساتھ مصنوعاتِ ہمدرد خریدتے ہیں۔ جائز منافع بین الاقوامی
شہرِ علم و حکمت کی تعمیر میں لگ رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ بھی شریک ہیں۔

ہمدرد کے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے؛
www.hamdard.com.pk

Adarts-CAR-1/2005